۱۵

۱۳ / ۵

۹۲/۱۲۴ ، ۱۳۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علماء کرام درین مسئلہ:

(۱) ۱۰ ماہ محرم کو رخصت کرنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

(۲) ماہ محرم میں جو کھانے، شربت وغیرہ تقسیم ہوتے ہیں ان کے کھانے کا کیا حکم ہے؟

المستفتی محمد اسلم شریف حنیف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

۱۔ جس طرح سال بھر کے دیگر ایام میں جائز کاروبار کرنا، جائز ہے، اسی طرح دس محرم کو بھی کاروبار کرنا بلا کراہت جائز ہے، شرعاً اس دن کام کاج کرنے کی کوئی کسی قسم کی ممانعت نہیں ہے۔

البتہ ہنگامی حالات میں اگر سرکاری سطح پر رخصت کا اعلان ہو جائے تو پھر قانوناً اس دن رخصت کرنے میں کوئی حرج بھی نہیں۔

۲۔ دس محرم کو تقسیم ہونے والی کھانے پینے کی اشیاء کے استعمال کرنے میں درج ذیل تفصیل ہے:

اگر تقسیم کرنے والا ان اشیاء کو شہدائے کربلا کے نام پر نذر مانے اور یہ عقیدہ رکھے کہ اس کھانے کے نتیجے میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ خوش ہو کر ان کے کام بنائیں گے، مرادوں کو پورا کریں گے یعنی اس کھانے کے ذریعے سے غیر اللہ کو نفع و نقصان کا مالک سمجھے تو یہ شرک ہوگا اور یہ کھانا مردار کے حکم میں ہو کر ناجائز اور حرام ہوگا۔

اور اگر تقسیم کرنے والے کا عقیدہ وہ نہیں جو اوپر ذکر ہوا بلکہ یہ سوچتے ہوئے تقسیم کر رہا ہے کہ شہدائے کربلا بھوکے پیاسے شہید ہوئے تھے، یہ اشیاء ان کی بھوک پیاس کی بجھانے کا ذریعہ بنیں گی، تو یہ کھانا تو حرام نہیں ہوتا لیکن یہ نظریہ غلط اور گناہ ہے، اس غرض سے کھانے کا انتظام، ایسی مجلس میں شرکت، ان کے ساتھ تعاون یا اس کھانے کو قبول کرنا درست نہیں، اگر کھانا وغیرہ گھر آگیا تو واپس کر دیا جائے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو ضائع کرنے کے بجائے استعمال کرنے میں گناہ نہیں۔

اور اگر تقسیم کرنے والے کے عقیدے کا کچھ پتہ نہیں تو ایسا کھانا صریح حرام تو نہیں لیکن احتیاط کے خلاف ضرور ہے، البتہ اس سے بھی گریز کرنا ہی بہتر ہے۔

Scanned by CamScanner

قال أبو بكر: قال الله تعالى "لا تأكلوا أموالكم بينكم بالباطل إلا أن تكون تجارة عن تراض منكم". وقال النبي صلى الله عليه وسلم: "لا يحل مال امرئ مسلم إلا بطيبة من نفسه". وظاهره يقتضي وقوع الملك للمشتري في سائر الأوقات بوقوعه عن تراض.

(احكام القرآن للجصاص: سورة الجمعة، ٣/٦٧٠، قديمي)

(احكام القرآن للتهانوي: سورة الجمعة، ٥/٦٠، إدارة القرآن)

"إنما حرم عليكم الميتة والدم ولحم الخنزير وما أهل به لغير الله"

ولا خلاف بين المسلمين أن المراد به الذبيحة إذا أهل بها لغير الله عند الذبح.

وظاهر قوله تعالى: "وما أهل به لغير الله" يوجب تحريمها.

إذا سمي عليها باسم غير الله لأن الإهلال به لغير الله هو إظهار غير اسم الله، ولم تفرق الآية بين تسمية المسيح وبين تسمية غيره بعد أن يكون الإهلال به لغير الله.

(احكام القرآن للجصاص، سورة البقرة، آية ١٧٣، ١/١٢٦، قديمي)

من أخذ مال غيره لا على وجه إذن شرعي فقد أكله بالباطل.

(الجامع لأحكام القرآن للقرطبي، سورة البقرة، ١٨٨، ٢/٢٢٣، دار الكتب العلمية) فقط

والله تعالى أعلم بالصواب

كتبه:

محمد راشد [illegible]

المتخصص في الفقه الإسلامي

بالجامعة الفاروقية بكراتشي

١١/١/٣١هـ

صحيح الجواب

[illegible]

الجواب صحيح

[illegible] عفا الله عنه

١٥/١/٣١هـ

جامعة فاروقية [illegible] دار الإفتاء [illegible] كراتشي پاكستان

Scanned by CamScanner